مختلف مکاتبِ فکر

کے درمیان ہم آہنگی اور

مفاہمت کا فروغ

PEACE & EDUCATION
FOUNDATION

ادارہ امن و تعلیم، اسلام آباد

مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی اور مفاہمت کا فروغ

پاکستانی معاشرے میں مختلف مکاتبِ فکر اور مذاہب کے درمیان فکری و نظری اختلافات اور تنازعات سے انکار ممکن نہیں۔ ان اختلافات کے پیشِ نظر پاکستانی معاشرے میں مذہبی رواداری، برداشت اور مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان ہم آہنگی اور مفاہمت کا فروغ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت معاشرہ میں نفرت و تعصب پیدا کرنے کے بجائے، افہام و تفہیم اور رواداری پیدا کرنے کے بے حد ضرورت ہے۔ بین المسالک ہم آہنگی و بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے عدم تشدد اور جبر و اکراہ سے لاتعلق، انسانیت کی بنیاد پر حسن معاشرت کا قیام لازمی امر ہے۔ اس وقت تمام مسالک و مذاہب کو مل جل کر بہترین معاشرتی اقدار کو فروغ دینا چاہیے۔ ایک امن پسند قوم اور ملک کی حیثیت سے پاکستان دنیا میں پرامن بقائے باہمی کے لئے بین الاقوامی سطح پر موثر کردار ادا کرسکتا ہے۔ مگر اس مقصد کے لئے ہمیں داخلی سطح پر مختلف مذاہب اور مسالک کے درمیان غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کو نہایت دانشمندی سے دور کرنا ہوگا۔ ہمیں یہ احساس ہونا چاہیے کہ معاشرے کے مختلف طبقات میں باہمی تعاون و مفاہمت کی ہی بدولت معاشرے سے بے اعتمادی، تصادم اور فرقہ واریت کا خاتمہ ممکن ہو سکے گا۔

بین المذاہب و مسالک ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے درج ذیل عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔

1. مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان مکالمہ

قومی امن اور سلامتی کے یقینی حصول کے لئے مذاہب کے درمیان دوریاں ختم کرنے کے لئے بین المذاہب و بین المسالک مکالمے کی ہر سطح پر حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔ مکالمہ مختلف مسالک، عقائد، نظریات کے امن پسند لوگوں اور اداروں کے مابین تنازعات کے حل کے لیے ایک تعمیری فکر کو فروغ دیتا ہے۔ مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان مکالمے کی مدد سے افہام و تفہیم، مفاہمت اور قبولیت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ بین المسالک یا بین المذاہب مکالمے کا مقصد نئے عقائد و نظریات متعارف کروانا یا مختلف مسالک کے نمائندوں کا اپنے اپنے مسلک یا نظریہ سے دستبردار ہونا نہیں بلکہ مختلف مکاتبِ فکر کے نمائندہ افراد اور اداروں کا اپنے اپنے مسلک یا نظریے پر رہتے ہوئے اپنے درمیان پر تشدد تنازعات کے خدشات کو ختم یا کم کرنے کے لیے تعاون کی راہیں تلاش کرنا ہے۔ مکالمے کا مقصد سماج میں موجود مختلف مسالک و مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان ایسی عملی راہ ہموار کرنا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کے لیے زحمت اور تکلیف کا باعث بننے کے بجائے سماج کی تعمیر و ترقی اور امن و آشتی کے لیے معاون و مددگار بن سکیں۔

مکالمہ مسلک یا مذہب سے دست برداری یا کسی نئے مسلک یا مذہب کی بنیاد رکھنے کا نام نہیں بلکہ مذہبی تعلیمات کی روح کو اپنے رویوں کے ذریعے احیائے نو کر کے امن، احترام، محبت اور انسانیت کی فلاح و بہبود کو عام کرنے کا نام ہے۔ سول سوسائٹی، ریاست یا معاشرہ کے افراد باہم مل کر مکالمہ کے آغاز اور انعقاد کے لیے اقدامات کریں۔

{مکالمہ کے اصول}

مکالمہ ایک دوسرے کے وجود کو احترام کے ساتھ قبول کرنے، پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھنے، دوسروں کو آزاد رائے دینے اور جیو اور جینے دو کے اصول کو تسلیم کرنے سے شروع ہوتا ہے۔

مکالمہ ذاتی انا کو بیچ میں لائے بنا متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے ہونا چاہیے۔

اپنی بات کو استدلال و براہین سے پیش کرنا اہم ہے، وہاں اتنا ہی اہم مخاطب کے پیش کردہ استدلال کو دیانتداری سے سننا ہے۔ مکالمہ کے دوران مقابل کی بات کو دھیان سے سننے کی بجائے صرف سننے کی اداکاری کرنا سخت علمی بددیانتی ہے۔

مکالمہ کا اسلوب شائستہ اور الفاظ کا انتخاب مہذب ہونا چاہیے۔

کڑوا اکثر سچ نہیں ہوتا بلکہ آپ کا لہجہ اور الفاظ کا چنا کڑوا ہو جاتا ہے۔

مکالمہ کرنے والے کیلئے لازم ہے کہ وہ علمی مکالمہ کو کج بحثی میں تبدیل نہ ہونے دے اور اگر پھر بھی ایسی نوبت آ جائے تو احسن طریقے سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

مہذب مکالمہ میں اپنے مخاطب کی دل سے عزت کی جاتی ہے اور حقیر درجہ میں بھی اسے تذلیل کا نشانہ نہیں بنایا جاتا۔

مکالمہ کے دوران ہر وہ لفظ گالی شمار ہوگا جس سے مخاطب کی تحقیر و تذلیل مقصود ہو۔ اگر آپ ایسا کوئی بھی لفظ ادا کرتے ہیں جس کے ذریعے، سننے والے کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے، تو امکان ہے کہ اس پر گالی کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

مکالمہ ایک دوسرے پر بالادستی قائم کرنے کے لئے نہیں ہونا چاہیے۔

2. ایک دوسرے کی عبادت گاہوں، مساجد، مدارس اور اداروں کا دورہ

تمام مسالک اور مذاہب کے پیروکار اگر ایک دوسرے کی عبادت گاہوں، مساجد، مدارس، اور اداروں کا دورہ کریں۔ اس سے نہ صرف آپس میں قربتیں بڑھیں گی بلکہ اختلافات اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہوگا۔ باہمی میل جول اور تبادلہ خیالات کے مواقع ہم آہنگی اور مفاہمت کو فروغ دینے کا سبب بن سکتے ہیں۔

3. بین المسالک و بین المذاہب سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد

معاشرے کے تمام طبقات مل کر نچلی سطح پر بین المسالک اور بین المذاہب سیمینارز اور کانفرنسز کا انعقاد کریں، جن میں تمام مکاتب فکر کی نمائندگی یقینی بنائی جائے۔ ان سیمینارز اور کانفرنسز میں بین المسالک اور بین المذاہب تنازعات کا حل اور ہم آہنگی اور مفاہمت کے لیے عملی اقدامات تجویز کیئے جائیں۔

4. ایک دوسرے کے مذہبی تہواروں اور مذہبی پروگرامات میں شرکت

تمام مکاتب فکر، اپنے اپنے عقیدے اور مذہب پر قائم رہتے ہوئے، آپس میں سماجی تعلقات کو فروغ دینے کے لیے جذبہ خیر سگالی کے تحت ایک دوسرے کے مذہبی تہواروں اور پروگرامات میں شرکت کریں اور اس کے لیے تمام مکاتب فکر کو خصوصی دعوت دیں۔

5. کسی دوسرے مسلک و مذہب کی مقدس شخصیات کی توہین وتحقیر سے اجتناب

کسی بھی مسلک اور مذہب کا پیروکار اپنی مقدس اور پسندیدہ شخصیات کے بارے میں کوئی نازیبا بات اور گفتگو برداشت نہیں کرتا۔اس لیے ہر ایک فرد کو تمام مسالک اور مذاہب کی مقدس شخصیات کا احترام کرنا چاہیے۔اور کسی بھی شخصیت کی توہین اور تحقیر سے اجتناب کرنا چاہیے۔

6. آئین پاکستان کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق کا تحفظ

پاکستان میں ہر مذہب اور ہر مسلک اور قوم سے منسلک شہریوں کو جملہ حقوق مساوی طور پر میسر ہیں۔آئینِ پاکستان میں ہر شہری کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔تمام شہریوں کو آئین پاکستان میں دیے گئے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنانا چاہیے۔

7. مختلف طبقات کے مابین ہم آہنگی اور مفاہمت کے پیغامات کی مختلف ذرائع ابلاغ سے تشہیر

مختلف طبقات کے درمیان ہم آہنگی اور مفاہمت کے پیغام کو فروغ دینے کے لیے مختلف ذرائع ابلاغ ،مثلا درس وتدریس،لیکچر،تقاریر، مذہبی خطبات،اخبارات وجرائد میں مضامین،سوشل میڈیا،شاعری،ڈاکومینٹر یز اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا استعمال کیا جائے۔

8. مختلف مکاتب فکر کے مابین ثقافتی،سماجی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا انعقاد

بلا تفریق مسلک و مذہب،معاشرے کے تمام طبقات کے درمیان صحت مندانہ سرگرمیوں کو فروغ دینے سے معاشرے میں ہم آہنگی، مفاہمت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔خاص کر ان مذہبی طبقات کے درمیان ثقافتی،سماجی اور کھیلوں کی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے جن کا کسی ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونا محال ہوتا ہے۔